



## بے شک دین آسان ہے جو شخص دین کے معاملے میں سختی اختیار کرے گا، اس پر دین غالب آ جائے گا چنانچہ اپنے عمل میں راستگی اختیار کرو اور جہاں تک ممکن ہے وہاں روتو اور صبح و شام اور کسی قدر رات میں (عبادت کے ذریعے) مدد حاصل کرو"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک دین آسان ہے جو شخص دین کے معاملے میں سختی اختیار کرے گا، اس پر دین غالب آ جائے گا چنانچہ اپنے عمل میں راستگی اختیار کرو اور جہاں تک ممکن ہے وہاں روتو اور خوش ہو جاؤ، اور صبح و شام اور کسی قدر رات میں (عبادت کے ذریعے) مدد حاصل کرو"

[صحیح] [رواہ البخاری]

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ مذہب اسلام کی بنیاد تمام معاملات میں آسانی اور سہولت فراہم کرنے پر رکھی گئی ہے۔ آسانی اور سہولت اس وقت کے لیے زیادہ فراہم کی گئی ہے، جب عجز و حاجت موجود ہے تو سچ تو یہ ہے کہ دینی اعمال میں تعمق اور ترک رفق کا انجام عجز اور انقطاع عمل کی صورت ہے۔ ظاہر ہوتا ہے اس کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میانہ روی کی ترغیب دی۔ بندہ نے تو شرعی احکام کی بجا آوری میں کوتاہی سے کام لے اور نہ اپنے اوپر ایسی چیزیں لادے، جنہیں اٹھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اگر کامل ترین پر عمل نہ کر سکے، تو اس سے قریب ترین پر عمل کرے۔ اس کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو بڑے اجر و ثواب کی خوش خبری دی ہے، جو کامل ترین پر عمل نہ کر پانے کی وجہ سے تھوڑا سا عمل ہی کرتا ہو، لیکن اس میں تسلسل ہے۔ کیوں کہ عدم استطاعت میں اگر بندہ کا عمل دخل نہ ہو، تو اس سے اس کے اجر و ثواب میں کمی نہیں آتی۔ پھر چون کہ دنیا سفر کی جگہ اور آخرت کی گزرگاہ ہے، اس لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تین نشاٹ آمیز اوقات میں تسلسل کے ساتھ عبادت کے ذریعے مدد حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ تین اوقات اس طرح ہیں: 1- الغدو: دن کے پہلے حصہ میں چلنا۔ دن کے پہلے حصہ سے مراد فجر کی نماز سے لے کر سورج نکلنے کے درمیان کا وقت ہے۔ 2- الروحہ: زوال کے بعد چلنا۔ 3- دلجہ: پوری رات یا رات کے کچھ حصہ میں چلنا۔ چون کہ رات میں کام کرنا دن میں کام کرنے کے مقابلے میں کہیں زیادہ مشکل ہوتا ہے، اس لیے "وشيء من الدلجة" کہہ کر اس کے کچھ حصہ میں کام کرنے کا حکم دیا ہے۔

<https://www.sunnah.global/hadeeth/ur/show/5795>